67

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۸۵
ٹیلیفون نمبر ۹۱

اللہ اکبر
غلام احمد قادیانی

آر الفضل بید الله یؤتیه من یشاء عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل قادیان

روزنامہ

THE DAILY
ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر
غلام نبی

تار کا پتہ
"الفضل"
قادیان

شرح چندہ
پیشگی
سالانہ ۵
ششماہی ۸
سہ ماہی ۱۲

قیمت فی پرچہ ایک آنہ
قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

جلد ۲۵ | مورخہ ۸ شعبان ۱۳۵۶ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۷ء | نمبر ۲۳۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ اکتوبر۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

آج تحقیقاتی کمیشن کے کام میں ملک غلام محمد صاحب رئیس لاہور بھی شریک ہوئے۔ جو رات کو تشریف لے آئے تھے۔ کمیشن نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔

تحقیقاتی کمیشن تجارتی ادارات سلسلہ احمدیہ نے جو شیخ عبد الحمید صاحب آڈیٹر ریویو اور مرزا محمد شفیع صاحب نائب صدر انجمن احمدیہ پر مشتمل ہے۔ آج اپنا کام پھر شروع کیا۔

آج منیر ہاکی ٹورنامنٹ کا پہلا میچ صبح ۸ بجے بٹالہ ہاکی کلب۔ اور احمدیہ یونین کلب کی ٹیم سے ہوا۔ مگر باوجود وقت میں بیس منٹ اضافہ کرنے کے دونوں ٹیمیں برابر رہیں۔ شام کو ۴ بجے انہی ٹیموں کا دوبارہ میچ ہوا۔ جس میں بٹالہ کلب نے ایک گول اور احمدیہ یونین کلب نے دو گول کئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش و خوشنما خط و خال

مومن کی تکمیل کے لئے صرف یہی کافی نہیں کہ وہ زنا سے پرہیز کرے۔ کیونکہ زنا نہایت درجہ فاسد طبع۔ اور بے حیا انسانوں کا کام ہے اور یہ ایک ایسا موٹا گناہ ہے۔ جو جاہل سے جاہل اس کو بُرا سمجھتا ہے۔ اور اس پر بجز کسی بے ایمان کے کوئی بھی دلیری نہیں کر سکتا پس اس کا ترک کرنا ایک معمولی شرافت ہے۔ کوئی بڑے کمال کی بات نہیں۔ لیکن انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقوےٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقوےٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں اور ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتے الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قوٰی اور اعضا ہیں۔ جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضا ہیں۔ اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا۔ اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا۔ اور اس کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا۔ یہ وہ طریق ہے۔ جو انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے۔ اور خدا تعالےٰ نے قرآن شریف میں تقوےٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے چنانچہ لباس التقوٰی قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے۔ کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقوےٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقوےٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتے الوسع رعایت رکھے یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تابمقدور کاربند ہو جائے۔

یوم التبلیغ کے متعلق بیرونی جماعتوں کی رپورٹیں

۱۰ اکتوبر کو یوم التبلیغ امید ہے کہ تمام احمدی جماعتوں نے سرگرمی سے منایا ہوگا۔ اور مناسب موقعہ احمدیت کی تبلیغ کی ہوگی۔ آج ۱۲ اکتوبر تک جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں پہونچی ہیں۔ ان کا مختصر طور پر ذکر کیا جاتا ہے:

لدھیانہ کی جماعت کے قریباً تمام مردوں۔ عورتوں اور بچوں نے یوم التبلیغ منایا۔ ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اپنے اپنے حلقہ میں انفرادی طور پر تبلیغ کی۔ تعلیم یافتہ طبقہ نے خوشی سے لٹریچر لیا۔ خدا کے فضل سے کوئی ناگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔
(صوفی عبد الرحیم)

لاہور۔ خدا کے فضل سے احباب مستورات اور بچوں نے یوم التبلیغ شاندار طور پر منایا۔ مجوزہ طریق پر سٹیشنوں۔ ہوسٹلوں۔ تفریح گاہوں۔ اور بازاروں میں بکثرت ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ اور زبانی تبلیغ کی گئی۔ انجمن حمایت اسلام کے ایک جلوس میں جس میں پروفیسر۔ استاد اور طلباء کے علاوہ عام لوگ بھی شامل تھے۔ کافی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور لوگوں نے اچھی طرح مطالعہ کیا۔ مجموعی طور پر تقریباً پندرہ ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ عورتوں کے زیر اہتمام ایک جلسہ بھی ہوا۔ جس میں معزز غیر احمدی مستورات کو مدعو کر کے پیغام حق پہونچایا گیا۔ اثر کے لحاظ سے نتائج نہائت خوشکن رہے۔ معزز اور شرفاء نے خندہ پیشانی سے تبلیغی گفتگو سنی۔ اور آئندہ مزید غور کرنے کے وعدے کئے۔ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ لاہور

گنج۔ صبح ۸½ بجے تمام احباب مسجد احمدیہ میں جمع ہوئے۔ دعا کے بعد احباب بصورت وفود مجوزہ سات حلقوں میں روانہ ہو گئے۔ مضافات شہر کے علاوہ دیگر دیہات میں بھی متعدد جگہوں پر شام تک تبلیغ کی گئی۔ اڑھائی سو کے قریب ٹریکٹ تقسیم کرنے کے علاوہ زبانی تبلیغ کی گئی۔ شریف غیر احمدی اصحاب پر بہت اچھا اثر ہوا۔ علاوہ ازیں مستورات نے بھی فریضۂ تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور غیر احمدی عورتوں میں دن بھر تبلیغ کی۔ سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گنج

راولپنڈی۔ صبح آٹھ بجے سوائے معذوروں کے جماعت احمدیہ راولپنڈی کے تمام احباب اکٹھے ہوئے جن کے بارہ گروپس بنائے گئے۔ دعا کے بعد وفود مقررہ حلقہ جات کو صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہونچانے کے لئے روانہ ہو گئے۔ تبلیغ نہائت احسن اور منظم طور پر کی گئی۔ ایک ہزار کے قریب ٹریکٹس تقسیم کئے گئے۔ خاکسار عبد الرحمن قائم مقام امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی

پشاور۔ سب احمدی احباب کے دس گروپس بنائے گئے۔ اور ہر گروپ کو قریباً یکصد ٹریکٹ مختلف عنوانات کے دیئے گئے۔ دعا کرنے کے بعد احباب شہر صدر اور دیہات میں روانہ ہو گئے۔ شہر کی قریباً تمام مساجد اور لائبریریوں میں ٹریکٹ رکھوائے گئے۔ اور تعلیم یافتہ طبقہ میں بذریعہ ٹریکٹ اور زبانی پیغام حق پہونچایا گیا۔ تعلیم یافتہ لوگوں نے تبلیغ کو نہائت مسرت وخوشنودی کے ساتھ سنا۔ اور خوشی کے ساتھ ٹریکٹ قبول کئے۔ اور مزید تحقیق کا وعدہ کیا۔ اس روز اتفاق سے ڈاکٹر خان صاحب وزیر اعظم اسلامیہ کالج تشریف لے گئے تھے۔ ان کی آمد کی وجہ سے لوگ جمع ہوئے تھے۔ ان میں بھی ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ کل ٹریکٹ قریباً نو سو تقسیم کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام احمدی سارا دن تبلیغ میں مصروف رہے۔ خاکسار خلیل الرحمن خان سکرٹری تبلیغ

پٹیالہ۔ تقریباً دو صد اشخاص کو کلمۂ حق پہونچایا گیا۔ معزز اور خواندہ اصحاب میں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ محمد حسین سکرٹری

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۹ اکتوبر ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۱۲۳۳	محمد حبیب اللہ صاحب	Inyangmya.
۱۲۳۴	محمد عثمان صاحب	ضلع جالندھر
۱۲۳۵	ایم محمود صاحب	Colombo.
۱۲۳۶	ایم صفیہ بی بی صاحبہ	"
۱۲۳۷	ایم حمید صاحب	"
۱۲۳۸	دوست محمد صاحب	ضلع آگرہ
۱۲۳۹	میاں مکھن صاحب	" "

چندہ توسیع مساجد دارالامان

یہ تازہ ترین تحریک سال گزشتہ کی تحریک سے جس میں احباب سے ان کی ماہوار آمد کا ½ حصہ طلب کیا گیا تھا الگ ہے۔ چونکہ اس تحریک سے کافی روپیہ جمع نہیں ہو سکا تھا۔ اس لئے نئی تحریک کی گئی ہے۔ کہ جس میں سب آسودہ حال یا مخلص احباب مخاطب ہوں۔ تاکہ وہ حسب حیثیت اس تحریک میں شامل ہو کر ہماری ضروریات کو پورا کر دیں۔ مساجد اقصےٰ ومبارک کی توسیع کا اندازہ ۹۰۰۰ روپے ہے۔ اور میری خواہش ہے کہ اس نئی تحریک میں خالصاً وہ احباب شامل ہوں۔ جو تعمیر مساجد اور خصوصاً دارالامان کی ان دونوں مساجد کے مقام اور ان کی فضیلت کا علم رکھتے ہیں:

جن احباب کے ذمہ پہلی تحریک کا مطالبہ باقی ہے۔ وہ بدستور قائم سمجھنا چاہیئے
ناظر بیت المال قادیان

احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت

چونکہ احمدیہ ہوسٹل لاہور کے موجودہ سپرنٹنڈنٹ ۲۰ اکتوبر ۳۷ء سے دوسری جگہ جا رہے ہیں۔ اس لئے ہوسٹل کے واسطے نئے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت درپیش ہے۔ جو احمدی احباب اس عہدے کے قابل ہوں وہ اپنی درخواستیں بہت جلد نظارت تعلیم وتربیت میں بھجوا دیں۔ سپرنٹنڈنٹ کا ماہوار الاؤنس -/۴۵/- روپے تک دیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے علاوہ رہائش کے لئے ایک کوارٹر بھی ملتا ہے۔ سپرنٹنڈنٹ کے لئے ضروری ہے۔ کہ انگریزی خوان ہونے کے علاوہ دینیات اور تعلیم سلسلہ سے واقف ہو۔ اور کالج کے طلباء پر ضبط رکھنے کی اہلیت رکھتا ہو۔ اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائی جائیں:

ناظر تعلیم وتربیت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۸ شعبان ۱۳۵۶ھ

قادیان میں پولیس کے انتظامات

شیخ عبدالرحمن صاحب مصری سالہا سال تک حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو اپنا آقا۔ مطاع اور واجب الاطاعت امام ماننے۔ اور خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر شدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سچا جانشین اور خلیفہ یقین کرنے کے بعد اگر مخلصانہ تعلقات قائم نہ رکھ سکتے تھے۔ اور نیک نیتی کے ساتھ علیحدگی اختیار کرلینا ضروری سمجھتے تھے۔ تو انہیں چاہیئے تھا۔ کہ اپنا تعلق منقطع کرلینے کا اعلان کر دیتے۔ اور پھر جو راہ صواب اپنے لئے اختیار کرنا مناسب سمجھتے اختیار کرتے۔ لیکن چونکہ ان کے مدنظر جماعت احمدیہ میں ایک فتنہ برپا کرنا اور اپنا بغض و کینہ نکالنا تھا۔ اس لئے انہوں نے اُٹھتے ہی جماعت احمدیہ کے موجودہ نظام کو درہم برہم کرنے کی جدوجہد شروع کر دی۔ اور نظام جماعت کے مرکزی نقطہ یعنی حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات والاصفات کو نہایت بےہودہ اعتراضات کا نشانہ بنانے لگ گئے۔ حتےٰ کہ اپنے چند ایک ساتھیوں سے جو ان کے پہلے سے ہی مشیر کار اور ہم خیال تھے۔ نہایت ہی دل آزار اور اشتعال انگیز اشتہارات۔ دستی اعلانات۔ اور گندے خطوط لکھنے شروع کر دیئے۔ جن میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام اولاد اور حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے محترم حرموں تک کو نہایت ہی ناپاک اور مبرشکن الزامات کا نشانہ بنایا جاتا۔ اور اس طرح ان دو تین آدمیوں نے جماعت احمدیہ کے مرکز میں جماعت احمدیہ کے خلاف وہ ادھم مچایا۔ کہ جماعت احمدیہ پر مصیبت کا ایک بہت بڑا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔

اس نہایت ہی دردناک۔ اور رُوح فرسا مصیبت کا اظہار جماعت احمدیہ نے اپنے خالق و مالک کے حضور جس طرح راتوں کی تاریکیوں میں رو رو کر اور گڑگڑا گڑگڑا کر کیا۔ اس کا ذکر تو ممکن نہیں۔ البتہ نماز جمعہ کے ایک اجتماع میں خدا تعالےٰ کے حضور جو آہ و زاری۔ اور نالہ و شیون جماعت نے کیا۔ وہ یقیناً قادیان کی غیر احمدی آبادی کے بچہ بچہ تک نے سُنا۔ اور ہر سننے والے کے سینہ میں اگر دل کی بجائے پتھر نہیں تھا۔ تو اس نے محسوس کیا۔ کہ تمام چھوٹے بڑے احمدیوں کا اس طرح بلبلانا۔ اور تڑپنا بہت ہی بڑی تکلیف کے نتیجہ میں ہے۔

ایک طرف تو جماعت احمدیہ کی یہ حالت تھی۔ اور دوسری طرف جماعت نے ہر ممکن طریق سے کوشش کی۔ کہ ذمہ وار حکام حالات کی نزاکت اور ان خلاف امن حرکات کی طرف متوجہ ہوں۔ جو مصری پارٹی کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ تاکہ یہ شرارت کوئی خطرناک صورت اختیار نہ کرنے پائے۔ چنانچہ اخبارات کی تحریروں۔ اور احتجاجی جلسوں کی تقریروں کے ذریعہ۔ خاص چٹھیوں کے ذریعہ۔ اور مصری صاحب کے آلہ کاروں کی نہایت ہی اشتعال انگیز تحریریں۔ اور اشتہارات بھیجکر۔ اور ملاقاتیں کر کے ذمہ وار افسروں سے بار بار گزارش کی گئی۔ کہ کوئی انتظامی کارروائی کریں۔ اور اس صریح ظلم کا انسداد کریں۔ جو جماعت احمدیہ پر کیا جا رہا ہے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ فتنہ بڑھے۔ اور اس کے نتیجہ میں کسی طرف سے کوئی خلاف قانون حرکت سرزد ہو۔ ہمارے علم میں ہے کہ پولیس افسر بھی محسوس کرتے تھے۔ کہ اگر یہ حالت اسی طرح جاری رہی۔ تو کشت و خون تک نوبت پہونچ جانا کوئی بعید امر نہیں ہے۔ مگر افسوس کہ فتنہ و فساد کے روکنے کا کوئی انتظام نہ کیا گیا۔ اور شرارت بڑھتی گئی یہاں تک کہ سات اگست کی صبح کو گورداسپور میں نمائندہ جماعت احمدیہ نے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس کی خدمت میں حاضر ہو کر حالات کی نزاکت کو پوری وضاحت کے ساتھ پیش کیا۔ اور نہایت مؤدبانہ طور پر درخواست کی۔ کہ فوری انتظام کیا جائے۔ ورنہ فساد ہو جانے کا خطرہ لمحہ بہ لمحہ بڑھ رہا ہے۔ مگر پھر بھی کچھ نہ کیا گیا۔ اور اسی دن میاں فخرالدین صاحب کے زخمی ہونے کا نہایت افسوسناک حادثہ رونما ہو گیا۔

ہمارا خیال ہی نہیں۔ بلکہ یقین ہے کہ اگر پولیس ہماری التجاؤں اور درخواستوں پر توجہ کرتی۔ اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کے لئے جو حرکات مصری پارٹی کر رہی تھی ان کو روک دیتی۔ تو یہ حادثہ قطعاً واقع نہ ہوتا۔ حکام کی بیدار مغزی۔ اور فوری کارروائی سے بہت سے فتنے دُور ہو جایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس کی ایک واضح مثال انہی ایام کا وُہ واقعہ ہے۔ جبکہ مصری پارٹی نے احمدی آبادی کے درمیان ہندوؤں کی سابقہ مڑھیوں کی زمین میں جلسہ منعقد کر کے تقریریں کرنے کا اعلان کیا۔ مگر جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر گورداسپور نے سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس سے مشورہ لے کر اس جلسہ کو بند کر دینے کے فوری احکام جاری کر دیئے۔ اور کسی قسم کا کوئی ناگوار حادثہ رونما نہ ہوا۔ لیکن اگر اس بارے میں ان حالات پر توجہ نہ کی جاتی۔ جن پر توجہ کرنا قیام امن کے لئے ضروری تھا۔ اور جلسہ ہونے دیا جاتا۔ جس میں یقینی طور پر نہایت اشتعال انگیز اور امن شکن تقریریں کی جاتیں۔ تو کچھ بعید نہ تھا۔ کہ مصری پارٹی کی ان اشتعال انگیز تقریروں کے نتیجہ میں اسی دن فساد ہو جاتا۔ پس اگر پولیس کوتاہی نہ کرتی۔ بلکہ مصری پارٹی کے اشتعال انگیز اور امن شکن رویہ کو روکنے کے لئے کم از کم دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے ماتحت ہی کارروائی کرلی۔ تو ممکن نہیں تھا۔ کہ کوئی حادثہ رونما ہوتا۔ لیکن ایک انسانی جان ضائع ہو جانے کے بعد چند دن کے لئے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری بھی نافذ کر دی گئی اور پھر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری کے ماتحت حفظ امن کی بھی کارروائی ہو رہی ہے۔ لیکن چونکہ اس حادثہ کے بعد کوئی نئی بات پیدا نہیں ہوئی۔ اس لئے پولیس کی کارروائی کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے۔ کہ پہلی کوتاہی کو دُور کرنے کے لئے کی جا رہی ہے۔ کاش یہ سرگرمی اس وقت دکھائی جاتی۔ جب ہماری طرف سے پے در پے درخواستیں کی جا رہی تھیں۔ کہ کوئی انتظام کیا جائے۔

اسی سلسلہ میں یہ کہدینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ پولیس آئندہ کے متعلق جو انتظامات چاہے کرے۔ لیکن ان کے جواز میں نہ تو اس حادثہ کو پیش کیا جا سکتا ہے جو بروقت انتظام نہ کرنے کی وجہ سے وقوع پذیر ہوا۔ اور نہ ان کی ذمہ واری جماعت احمدیہ پر عائد کی جا سکتی ہے۔ جماعت احمدیہ قیام امن اور حفاظت قانون کے لئے حکام سے ہر ممکن تعاون کرتی چلی آ رہی ہے۔ اور آئندہ بھی کرتی رہے گی۔ اگر حکام قیام امن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پانچ عظیم الشان پیشگوئیاں

برادرانِ اسلام کی توجہ کے لئے

اسلام کی سچائی کا ایک زندہ ثبوت

قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے۔ کہ عالم الغیب خدا نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت و عظمت اور اسلام کی سچائی کا تازہ بتازہ ثبوت بہم پہونچانے کے لئے یہ ضروری سمجھا۔ کہ آئندہ زمانوں میں رونما ہونے والے واقعات کا مجملاً مع کسی قدر تفصیل کے ذکر کر دیا جائے۔ تا جب کوئی اہم واقعہ ظاہر ہو۔ تو نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ماننے والوں کا ایمان ترقی کرے۔ بلکہ غیر مذاہب کے حق پسند و منصف مزاج لوگوں پر اسلام کا منجانب اللہ ہونا ثابت ہو۔ اور گویا وہ واقعہ زبانِ حال سے دوسرے مذاہب کے غیر متعصب لوگوں کو دعوتِ اسلام دے۔ چنانچہ اس نقطۂ نظر کے ساتھ جب کوئی صاحبِ بصیرت قرآنِ کریم اور احادیث کا مطالعہ کرے۔ تو ایسی پیشگوئیوں کا ایک خزانہ اور بیش بہا ذخیرہ پائے گا۔ جن کے معلوم ہونے سے نہ صرف اُسے بے اختیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیجنے کی خواہش ہوگی۔ بلکہ اُسے یہ بھی تحریک ہوگی۔ کہ وہ دوسرے لوگوں کے پاس انہیں بیان کرے۔ اور اس خوشی میں دوسروں کو بھی شریک کرے چنانچہ اسی جذبہ کے ماتحت میں قرآنِ کریم و احادیث کی بعض پیشگوئیاں پیش کرتے ہوئے ان کا بغور مطالعہ کرنے کی احباب سے درخواست کرتا ہوں۔

پہلی پیشگوئی

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

افمن کان علیٰ بینۃٍ من ربہٖ ویتلوہ شاھدٌ منہ ومن قبلہٖ کتٰب موسیٰ اماماً و رحمۃً (ھود ۲) یعنے کیا وہ شخص جو کھلے کھلے دلائل و نشانات و معجزات پر اپنے رب کی طرف سے قائم ہے۔ اور اس کے پیچھے ایک عظیم الشان گواہ (جو اسی کا ظل اور بروز ہوگا) آئے گا۔ اور پہلے اس سے کتاب موسےٰ ہے جو لوگوں کے لئے امام اور رحمت ہے کاذب ہو سکتا ہے۔

اس آیت میں تین مقدس ہستیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۱) افمن کان علیٰ بینۃٍ من ربہٖ یعنے جو مبارک ہستی اپنے رب کی طرف سے کھلے کھلے دلائل و براہین و معجزات و نشانات پر قائم ہے۔ (یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی)

(۲) ویتلوہ شاھدٌ منہ یعنے وہ جو آپ کی صداقت کا عظیم الشان گواہ ہوگا درآنحالیکہ وہ آپ ہی کا ظل و عکس بلکہ آپ ہی کے فیض سے تربیت یافتہ ہوگا۔ اور بعد میں آئے گا۔

(۳) حضرت موسےٰ علیہ السلام جن کی کتاب آپ سے پہلے امام و رحمت تھی۔ یہ آیت قرآنی واضح الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے منجملہ دوسرے خادموں اور نائبوں کے ایک خاص نائب و ظل کی آمد کی خبر دے رہی ہے۔

دوسری پیشگوئی

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً یعبدوننی ولا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون (نور ۷)۔ یعنے اللہ تعالےٰ تم میں سے ایمان والوں اور اعمال صالحہ بجا لانے والوں سے وعدہ کرتا ہے۔ کہ ضرور وہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا (ویسا ہی خلیفہ) جیسا خلیفہ اس (خدا) نے بنایا ان لوگوں کو جو ان (مومنوں) سے پہلے تھے۔ اور ضرور وہ مضبوط کر دے گا ان کی خاطر ان کے دین کو جسے وہ پسند کرے گا ان کے لئے اور ضرور وہ بدل دے گا انہیں بعد ان کے خوف کے امن کی حالت وہ عبادت کریں گے میری نہیں شریک قرار دیں گے میرے ساتھ کسی کو اور جو بھی انکار کرے گا اس کے بعد (یعنی ان خلیفوں کے قائم ہونے کے بعد) پس وہی (انکار کرنے والے) فاسق ہونگے۔ اس آیت میں خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں اور اس ایمان کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ خدا ان مسلمانوں میں خلفاء قائم کرے گا۔ مگر علامت اس امر کی کہ وہ خلفاء خدا کے مقرر کردہ خلفاء ہیں چار ہونگی۔ (۱) وہ خلفاء ویسے ہی ہونگے جیسے اس خدا نے پہلی امتوں میں خلیفے بنائے تھے۔ یہ سوال کہ پہلی امتوں میں خدا تعالےٰ نے کیسے خلیفے بنائے خود خدا تعالےٰ نے حل کر دیا ہے۔ اور انی جاعلٌ فی الارض خلیفۃ (بقرہ ۴) اور یا داؤد انا جعلناک خلیفۃً فی الارض (ص ۲) میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفۃ فی الارض قرار دے کر گویا معین و مشخص کر دیا کہ کم از کم آدم و داؤد جیسے خلفاء امت محمدیہ میں ضرور ہوں گے۔ (۲) دوسری علامت یہ کہ ان خلفاء کو تمکین دین حاصل ہوگی۔ یعنے ان کے مخالف ان کی تعلیم اور ان کے مشن کو کمزور کرنا چاہیں گے۔ ایڑی چوٹی کا زور لگا دیں گے مگر کامیاب نہ ہوں گے کیونکہ خدا تعالےٰ ان مقرر کردہ خلفاء کے مشن کو مضبوط کرتا رہے گا۔ گویا وہ خدا کا لگایا ہوا پودہ ہوگا۔ جو باوجود مخالفت کی مسموم ہواؤں کے بڑھتا پھولتا اور پھلتا رہے گا۔

تیسری علامت ان خلفاء کے خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر شدہ ہونے کی یہ ہوگی کہ ان کے دشمنوں کی طرف سے جو ان پر خوف وارد کیا جائے گا۔ کبھی کوئی دھمکی اور کبھی کوئی شرارت ان کے خلاف کھڑی کی جائے گی۔ مثلاً بائیکاٹ کیا جانا رشتہ ناطہ نہ کرنا۔ مارپیٹ ہونا مقدمات میں مبتلا کیا جانا۔ کفر کے فتوے لگا دینا بلکہ واجب القتل ہونیکے فتوے لگانا وغیرہ ذالک۔ ان تمام باتوں سے ان کے دل میں کوئی خوف و ہراس پیدا نہیں ہوگا بلکہ جیسے امن کی حالت میں ایک قوم ترقی کرتی جاتی ہے۔ ویسے ہی وہ بھی ترقی کرتے جائیں گے۔

چوتھی علامت یہ ہوگی کہ وہ خلفا اسی توحید کو پھیلانے والے ہوں گے۔ جس توحید کو پھیلانے کے لئے محمد صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ اور آپ کے صحابہ کی جماعت نے جس طرح دنیا میں پھیل کر توحید پھیلائی تھی۔ ویسے ہی وہ اپنے قول و فعل اپنے دلائل اور اپنے نمونہ سے جان سے مال سے اسلام کی خدمت کر کے عبادتِ الٰہی کے پھیلانے والے اور شرک کو دنیا سے مٹانے والے ہوں گے۔

تیسری پیشگوئی

تیسری پیشگوئی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے یہ ہے کہ یأتی علی الناس زمانٌ لا یبقیٰ من الاسلام الا اسمہ ولا من القراٰن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ

69

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وھی خراب من الھدیٰ علماءھم شرّ من تحت ادیم السماء منھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود (مشکوٰۃ) یعنی امتِ محمدیہ پر ایک ایسا زمانہ آئیگا۔ کہ نہیں باقی رہے گا اسلام کا مگر فقط نام۔ اور نہیں باقی رہے گا قرآن کریم میں سے مگر لکھے ہوئے نقوش۔ یعنی الفاظ وحروف۔ مسجدیں ان مسلمانوں کی نہایت اچھی بنی ہوئی ہوں گی۔ مگر ہدایت سے وُہ (بوجہ نمازیوں کی قلت۔ اور جو تھوڑی بہت پڑھنے والے ہوں گے۔ ان کے بے وقت اور غلط طریق سے پڑھنے کے) گویا خالی وویران ہوں گی۔ علماء ان مسلمانوں کے زیر آسمان بدترین خلائق ہوں گے۔ انہی میں سے ایک فتنہ نکلے گا۔ اور انہی میں لوٹ جائیگا۔

اس حدیث میں مسلمانوں کی کمزوریاں اور مغز شریعت سے محرومی کی مدّت گو معین طور پر بیان نہیں کی گئی۔ لیکن قرآن کریم میں یدبّر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یوم کان مقدارہ الف سنۃ مما تعدّون (سجدہ ۱) کی آیت میں وضاحت کردی گئی ہے۔ کہ شریعت اسلامیہ کا بلحاظ مغز کے مسلمانوں میں نہ رہنا۔ اور گویا زمین سے اٹھ کر آسمان کی طرف عروج کر جانا ایک ہزار سال تک ہوگا۔ وُہ ایک ہزار سال کب شروع ہوں گے اس کے متعلق دوسری حدیث میں خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یفشو الکذب (مشکوٰۃ) کے الفاظ سے وضاحت کر دی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تین صدیوں کے بعد وُہ ایک ہزار سال شروع ہوگا۔ کیونکہ وُہ تین صدیاں خیر القرون ہیں۔ اور ان کے بعد فیج اعوج کا زمانہ ہے۔ گویا تیرھویں صدی کے آخر تک مسلمانوں کی حالت اس حدیث کے مطابق ہو جائے گی۔ یعنی مسجدیں خالی۔ مغز شریعت سے کورے۔ نام کے مسلمانوں کی کثرت اور علماء کی حالت بھی بقول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت بدتر ہوگی۔

اس امر کا اقرار کہ وُہ زمانہ اور وُہ حالت جو مسلمانوں کی اس حدیث میں بیان کی گئی ہے۔ آج سے سالہا سال پہلے خود مسلمان مولویوں۔ خاص خاص علماء۔ اور دردمند لیڈروں کی تحریروں سے بارہا واضح ہوچکا ہے۔ بوجہ خوفِ طوالت تمام وُہ تحریرات درج کرنے کی بجائے چند تحریرات ذیل پر اکتفا کرتا ہوں:۔

۱۔ مولوی نواب صدیق حسن خانصاحب فرماتے ہیں "اب اسلام کا صرف نام۔ قرآن کا فقط نقش باقی رہ گیا ہے مسجدیں ظاہر میں تو آباد ہیں۔ لیکن ہدایت سے بالکل ویران ہیں۔ علماء اس امت کے بدتر ان کے ہیں جو نیچے آسمان کے ہیں۔ انہی سے فتنے نکلتے ہیں اور انہی کے اندر پھر کر جاتے ہیں" (اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۲)

۲۔ مولانا حالی مدّو جزرِ اسلام میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ بدیں الفاظ کھینچتے ہیں:۔

(عام حالت):۔ رہا کوئی امت کا ملجا نہ ماویٰ
نہ قاضی نہ مفتی نہ صوفی نہ ملّا۔

(فقراء کی حالت) بہت لوگ پیروں کی اولاد بن کر
نہیں ذات والا میں کچھ جنکے جوہر
بڑا فخر ہے جن کو لے دیکے اس پر
کہ تھے ان کے اسلاف مقبولِ داور
کرشمے ہیں جا جا کے جھوٹے دکھاتے
مریدوں کو ہیں لُوٹتے اور کھاتے

(علماء کی حالت) بڑھے جس سے نفرت وہ تحریر کرنی
جگر جس سے شق ہو وہ تقریر کرنی
گنہگار بندوں کی تحقیر کرنی۔
مسلمان بھائی کی تکفیر کرنی۔
یہ ہے عالموں کا ہمارے طریقہ
یہ ہے ہادیوں کا ہمارے سلیقہ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار میں متعدد دفعہ دُوسروں کے بیانات سے مندرجہ ذیل قسم کی عبارات لکھی ہیں:۔

"افسوس ہے ان مولویوں پر جن کو ہم ہادی رہبر۔ ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں۔ ان میں یہ نفسانیت یہ شیطنت بھری ہوئی ہے۔ تو پھر شیطان کو کس لئے بُرا کہنا چاہیئے" (اہلحدیث ۷ر دسمبر ۱۹۱۱ء کراچی)

"مولوی اب طالب دُنیائے جیفہ ہوئے وارثِ علم پیغمبر کا پتہ چلتا نہیں" (اہلحدیث ۳۱ر مئی ۱۹۱۲ء)

چوتھی پیشگوئی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے ان مندرجہ بالا حالات کی بناء پر یہ بھی پیشگوئی کی ہے۔ کہ لوکان الایمان معلقاً بالثریا لنالہٗ رجل او رجال من ھؤلاء (بخاری) یعنی حضرت سلمان فارسیؓ کی پیٹھ پر ہاتھ رکھتے ہُوئے آپ نے فرمایا۔ کہ جب ایمان دُنیا سے اٹھ کر آسمان پر چلا جائے گا۔ اور گویا ثریا سے معلق ہو جائے گا۔ تو اُسے ایک فارسی النسل یا کئی فارسی النسل لوگ پھر دُنیا پر قائم کریں گے۔

بخاری شریف کی اس حدیث کی بناء پر جس میں لکھا ہے:۔ کہ "وکذالک الرسل تبعث فی احساب قومھا" یعنی انبیاء و رسل وغیرہ مقدسین اعلےٰ حسب ونسب والے ہوتے ہیں۔ اس رجل من ھؤلاء والی حدیث کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ جب ایمان ثریا پر اٹھ جائیگا تو اسے اہلِ فارس میں سے "مرزا" لقب کا ایک انسان (اور پھر اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ شامل ہوکر گویا کئی مرزا لقب والے انسان) اُسے دُنیا میں قائم کریں گے۔ میرزا لقب والا انسان اس لئے مراد لینا ضروری ہوا۔ کہ "میرزا" ابتدائے زمانہ میں شہزادگان فارس کا لقب تھا۔ ملاحظہ ہو غیاث اللغات (لفظ میرزا)

پانچویں پیشگوئی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی ہدایت اور آئندہ فتنوں سے بچنے اور روحانی طور پر کامیاب زندگی گزارنے کیلئے ایک پیشگوئی یہ فرمائی ہے۔ کہ ان اللہ یبعث لھٰذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃٍ من یجدد لھا دینھا (مشکوٰۃ کتاب العلم) یعنی یقیناً اللہ مبعوث کرتا رہے گا۔ اس امت کے لئے ہر سو سال کے سر پر ایسا انسان جو تجدید وتبیین کرے گا۔ اس امت کے دین کی۔

یہ حدیث اس پایہ کی مستند ومعتبر ہے کہ اتفق الحفّاظ علیٰ تصحیح ھٰذا الحدیث منھم الحاکم فی المستدرک والبیھقی فی المدخل وممن نص علیٰ صحتہ من المتاخرین الحافظ ابن حجر (حجج الکرامہ صفحہ ۱۳۳) یعنی تمام حفاظِ حدیث نے اس حدیث کو صحیح قرار دینے پر اتفاق کیا ہے۔ متقدمین میں سے حاکم ابو عبد اللہ نے مستدرک میں گویا علی شرط الشیخین قرار دیا۔ اور بیہقی نے مدخل ومخرج کتاب میں اسے صحیح قرار دیا۔ اور متاخرین میں سے ابن حجر عسقلانی جیسے ناقد ماہر حافظِ حدیث نے اس کو صحیح قرار دیا۔

اس پیشگوئی میں مندرجہ ذیل باتیں خصوصیت سے قابلِ غور ہیں:۔

(۱) چونکہ اِنّ حرف تاکید ہے اس لئے ماننا پڑا۔ کہ ایسے لوگوں کا مبعوث و مامور ہونا یقینی۔ اور ضروری ہے۔

(۲) چونکہ اللہ یبعث کے الفاظ ہیں۔ جن سے جملہ اسمیہ قرار پاتا ہے۔ جو استمرار کو چاہتا ہے اس لئے ماننا پڑا۔ کہ:۔

(الف) ان مقدسوں کا مبعوث کرنا خدا تعالےٰ کی سنت مستمرہ ہوگی۔ اور جب تک امت کا وجود ہے۔ ایسا ہی ہوتا رہے گا۔

(ب) ان بزرگوں کی بعثت خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں ہوگی یعنی خدا تعالےٰ ان کو مبعوث و مامور فرمائے گا۔ گویا وُہ بزرگانِ امت خدا تعالےٰ کی وحی سے کھڑے ہوں گے۔ اور دعوےٰ کریں گے۔ کہ خدا تعالےٰ نے انہیں مامور ومبعوث فرمایا ہے۔

پس جائز نہ ہوگا۔ کہ کوئی فرقہ ازخود کسی کو اس حدیث کا مصداق قرار دے کر دل کو بہلالے۔

(۳) لھٰذہ الامۃ میں لام افادہ کا ہے۔ جو اس امر کو ضروری قرار دیتا ہے کہ ان مقدسوں اور بزرگوں کی بعثت امتِ محمدیہ کے نظام و اتحاد کی مضبوطی کے لئے ہوگی۔ یعنی جو لوگ ان سے وابستہ ہو جائیں گے۔ وُہ ظاھرین علی الحق لایضرھم من خالفھم کے مصداق حقیقی ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴) علی راس کل مائة سنة
یعنے ہر سو سال کے سر پر کے الفاظ ضروری قرار دیتے ہیں۔ کہ ان مبعوث و مامور ہونے والے بزرگوں کا وجود شروع صدی میں دنیا کے اندر موجود ہو تاکہ وہ اپنے دعوے اور عمل سے اس پیشگوئی کی تصدیق کر سکیں اور امت محمدیہ کے سعید فطرت لوگ جو اس پیشگوئی کا مصداق تلاش کرنے میں چشم براہ ہوں گے۔ وہ فوراً شروع صدی میں ایسا دعوے کرنے والے کے گرد جمع ہو سکیں۔ گویا یہ ناممکن ہے کہ شروع صدی گزر جائے۔ اور کوئی دعوے کرنے والا موجود نہ ہو۔

(۵) من یجدد لھا دینھا کے الفاظ اس امر کی تصریح ہیں کہ ان مقدسوں کی آمد سے تجدید دین ہوگی۔ یعنے بعض باتیں جو امت محمدیہ نے ایسی قرار دی ہوئی ہوں گی جو شریعت کے خلاف ہوں۔ ان کو غلط ثابت کر کے اصل احکام کو ظاہر کرنا ان بزرگوں کا کام ہوگا۔ (ب) بعض وہ ضروری باتیں جو امت محمدیہ نے نظر انداز کر دی ہوں گی۔ اور اور اس وقت کے علماء اور امراء کی توجہ ان سے ہٹ گئی ہوگی۔ ان باتوں کو وہ قائم اور جاری کریں گے۔

برادران اسلام سے گزارش

پس اے برادران اسلام اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق عطا فرمائے۔ آپ لوگ ان مندرجہ بالا پیشگوئیوں کا مصداق تلاش کریں۔ آپ لوگ اس امر سے انکار نہیں کر سکتے۔ کہ اسلام اور مسلمانوں کے ضعف کی حالت کا جو نقشہ صادق و مصدوق رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ہے وہ بالکل پورا ہو چکا ہے۔ جس کا اقرار ہر درد مند و غیر متعصب مسلمان کو ہوگا۔ اب ان مفاسد کی اصلاح کا جو سامان ہمارے آقا و مقتدا سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے۔ ہمیں اس کی تلاش کرنی چاہیئے یعنے دنیائے اسلام میں ہم بنظر غائر اس امر کی تحقیق کریں کہ قرآن کریم نے عمومی رنگ سے آیت استخلاف میں اور خصوصی رنگ میں "شاھد منه" کے الفاظ سے جس وجود کو بیان کیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جس کا فارسی النسل ہونا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے مدعی ہونا اور صدی کے سر پر ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ وہ کون وجود ہے؟

اگر اس چودھویں صدی کے سر پر دنیائے اسلام میں سے دو چار نفوس نے دعوے کیا ہو۔ تو ان میں سے کسی ایک کو قرآنی معیاروں کی رو سے سچا قرار دے کر اس کے ساتھ وابستہ ہو جاؤ۔ اور اگر ایک شخص نے دعوے کیا ہے۔ تو اسی کے جھنڈے تلے جمع ہو جاؤ تا ایسا نہ ہو کہ پیشگوئی کا مصداق تو آ گیا ہو۔ مگر آپ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عملاً تکذیب کرنے والے قرار پائیں

میرے بھائیو! میں درد مند دل سے کہتا ہوں کہ توجہ کرو اور تلاش کرو۔ کہ وہ کون ہے۔ کیونکہ آج ایک عیسائی یا ہندو اگر اس پیشگوئی کو صداقت نبی عربی علیہ الوف التحیات والصلوٰۃ کا معیار قرار دے کر تم لوگوں سے پوچھے۔ کہ اے مسلمانو بتاؤ! اگر تمہارا وہ عظیم الشان نبی سچا ہے تو آج اس چودھویں صدی کے سر پر کون مدعی ہوا۔ تو تم ہی سوچو کہ سوائے احمدی جماعت کے کون اس کا منہ بند کرے گا۔ اور کون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کو عملاً ثابت کرے گا۔ کیونکہ احمدی جماعت نے اس مامور و مبعوث کو مان لیا ہے۔ آپ لوگ اس حدیث کو غلط نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ متقدمین و متاخرین نے اسے صحیح کہا ہے۔ اس کا ترجمہ کچھ اور نہیں کر سکتے۔ کیونکہ الفاظ واضح ہیں تاویل کی گنجائش نہیں۔ اب اگر اس مدعی کو نہ مانو جو آ گیا ہے۔ تو گویا تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی۔ یا پھر کوئی دوسرا مدعی پیش کرو۔ کیونکہ موجودہ زمانہ کے اس مامور نے آپ لوگوں کو چیلنج کیا ہے کہ

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

خاکسار۔ غلام احمد مجاہد مولوی فاضل

اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ناپاک حملے

ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب کی غلط بیانیوں کی تردید

ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس اولاد کے مقابلہ میں جو خدا تعالیٰ کی بشارتوں کے ماتحت پیدا ہوئی۔ اور جس کے ذریعہ بڑے بڑے برکات نازل ہونے کے وعدے ہیں حضرت نوح علیہ السلام کی بیوی اور اولاد میں سے اس شخص کا ذکر کیا ہے جس کے متعلق قرآن کریم میں انه لیس من اهلك آیا ہے۔ لیکن اس بات کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کے اور بھی بیٹے تھے۔ جن کے نام تورات میں سام۔ حام اور یافث آئے ہیں اور فخر دو عالم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سام کی اولاد میں سے ہی ہیں۔ کیا ان میں سے کسی کے متعلق انه لیس من اهلك آیا ہے۔

موجودہ زمانہ کے نوح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بھی تین ہی فرزند ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق پیدا ہوئے اور بڑھے۔ کیا کسی نبی کا کوئی موعود بیٹا بھی انه لیس من اهلك کا مصداق ہوا ہے۔ اگر نہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی موعود اولاد کے خلاف اس قسم کا خیال رکھنے والوں کو خدا کے غضب اور اس کی گرفت سے ڈرنا چاہیئے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ صرف نوح کا نام دیا گیا۔ بلکہ بار بار وحی میں ابراہیم بھی کہا گیا ہے۔ اور جتنی دفعہ ابراہیم کہا گیا یقیناً اس کا چوتھا حصہ بھی نوح کے نام سے نہیں پکارا گیا۔ بے شک حضرت نوح اور حضرت لوط کی بیویوں کی مذمت قرآن کریم میں موجود ہے۔ مگر کیا ڈاکٹر محمد حسین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الہامات میں سے جو حضرت ام المومنین کی شان میں وارد ہیں۔ کوئی ایسا الہام بتا سکتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کی مذمت پر چسپاں کیا ہو۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو پھر آپ کے مقابلہ میں حضرت نوح ؑ اور حضرت لوط ؑ کی بیویوں کا ذکر کرتے ہوئے کچھ تو شرم و حیا سے کام لینا چاہیئے۔ اور آنا تو خیال کرنا چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تحریرات میں سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کو جو مسیح موعود کے متعلق ہے۔ کہ یتزوج و یولد له حضرت ام المومنین کی شادی اور آپ کی اولاد پر چسپاں کیا ہے اگر حضرت ام المومنین اور آپ کی اولاد اس حدیث کی مصداق نہیں تو اور کون ہے

ڈاکٹر صاحب نے مستریوں اور مصریوں کے الزامات کا ذکر کر کے خواہ مخواہ اپنے آپکو سورہ نور کے رو سے مجرم ٹھہرایا ہے جب حضرت عائشہ صدیقہ پر ان منافقوں نے افک کیا جن کا سردار عبد اللہ بن ابی تھا تو خدا تعالیٰ نے ان کو عصبة منکم قرار دیا۔ جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے رفقا بھی افک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ اور عصبة منکم کے پورے پورے مصداق ہیں۔ اور اس کا جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی حسب ذیل وحی میں موجود ہے

(۱) سلسلہ قبول الہامات میں سب سے کچا مولوی تھا

(۲) ویل لکل همزة لمزة (۳) اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے۔

(۴) لاہور میں ایک بے شرم ویل لك ولافکك۔ ان الله مع الصادقین

ایک امتحان ہے بعض اس میں پکڑے جائیں گے اور بعض چھوڑے جائیں گے۔

انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیرا۔ البشریٰ جلد دوم ص۱۲۶)

ان الہامات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل بیت کے خلاف شر اٹھایا جائے گا۔ اور اس شر کا خاص تعلق لاہور کے ایک شخص سے ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ اس شر کو ناکام رکھے گا۔ اگر در خانہ کس است حرفے بس است

خاکسار۔ قاضی محمد یوسف احمدی از پشاور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلادِ عربیہ میں تبلیغ احمدیت

معذرت

عرصہ ہوا۔ بعض غیر متوقع حالات اور مجبوریاں پیش آجانے کے باعث تبلیغی رپورٹ بھیجنے سے قاصر رہا۔ اور اس طرح ہزاروں اہل دل احمدی بزرگوں کی مخلصانہ دعاؤں سے محروم ہونا پڑا۔ یا کم از کم ان کے پاکیزہ قلوب میں بذریعہ الفضل اپنی یاد تازہ نہیں کرسکا۔ آج کی صحبت میں مندرجہ ذیل تبلیغی کوائف پیش کرکے بزرگان احمدیت سے دعا کی درخواست کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سفر مصر

وسط ماہ اگست میں حیفا سے عازم قاہرہ ہوا۔ راستہ میں مختلف طبقات کے لوگوں سے گفتگو کا موقعہ ملا۔ چونکہ فلسطین کی سیاسی حالت روز بروز مخدوش سے مخدوش تر ہو رہی ہے اس لئے اہلِ فلسطین کی گفتگو کا موضوع بالعموم سیاسیات سے تجاوز نہیں کرتا۔ اور اگر کشاں کشاں انہیں دینیات کی طرف لایا بھی جایا۔ تو ان کی شکستہ دلی اس باب میں سیر کن بحث کی اجازت نہیں دیتی اندریں حالات مختلف دلچسپیاں پیدا کرکے ان تک پیغام حق پہنچایا جاتا ہے سفر میں بھی بعض عیسائی مسافروں سے شروع ہو کر بہت سے مسلمانوں تک احمدیت کا پیغام پہنچ یا گیا۔ بعض سنجیدہ لوگوں نے پتہ نوٹ کیا۔ اور آئندہ خط وکتابت کا یقین دلایا۔

عیسائیوں سے گفتگو

عیسائی مسافروں سے جو گفتگو ہوئی اور جس میں مسلمانوں نے بھی دلچسپی لی اور بطیب خاطر ہمارا پیغام سنا اس کا مختصر خلاصہ حسب ذیل ہے:۔

عیسائی۔ (مجھ سے مخاطب ہو کر) آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ اور کیا کام کرتے ہیں

احمدی۔ میں ہندوستانی ہوں اور دنیا کے کناروں تک ایک تازہ خوشخبری پہنچانا میرا کام ہے۔

عیسائی۔ وہ کیا خوشخبری ہے ہم بھی تو سنیں۔

احمدی۔ وہ موعود جس کی تمام مذہبی دنیا کو شدید انتظار تھی۔ قادیان میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اور اس نے دعوے کیا ہے کہ وہی موعود کل اور مسیح موعود ہے اس کا انکار سخت گناہ اور اس کی آواز پر لبیک کہنا عظیم الشان سعادت ہے

عیسائی۔ مگر آنیوالا مسیح تو آسمان سے اتریگا جو مرنے کے بعد جی اٹھا۔ اور آسمان پر اپنے باپ کے داہنے ہاتھ جا بیٹھا

احمدی مسیح کا آسمان پر تشریف لے جانا دراصل آپ کی خوش فہمی ہے۔ ورنہ انجیل میں تو صاف لکھا ہے۔ کہ کوئی آسمان پر نہیں گیا۔ مگر وہی جو آسمان سے آیا۔ اور کیا فرمایا آپ نے؟ مسیح مرنے کے بعد جی اٹھا؟ یہ کیا معمہ ہے؟

عیسائی۔ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ جب مسیح نے صلیب پر جان دیدی اور آپکو قبر میں رکھ دیا گیا۔ تو پھر زندہ ہو گیا۔

احمدی۔ یہ عقیدہ تو بہت خطرناک ہے۔ کیونکہ توراۃ میں لکھا ہے۔ کہ مصلوب لعنتی ہوتا ہے۔

عیسائی۔ مگر مسیح جو لعنتی ہوا تو ہمارے لئے

احمدی۔ چوری بہرحال چوری ہے چاہے کسی غرض سے ہو۔ مسیح کا لعنتی ہونا آپ کی خاطر ہی سہی مگر سوال تو یہ ہے کہ ان کو آپ نے کس گروہ میں شامل کر دیا۔ توبہ کرو! توبہ کرو!! مسیح مبارک تھا۔ مبارک ہے اور مبارک رہے گا۔ آپ مسیح کے حق میں یقیناً نادان دوست ثابت ہو رہے ہیں۔

علاوہ ازیں آپ یہ بھی تو غور فرمائیں کہ مسیح نے اپنی صداقت کا صرف یہ نشان قرار دیا ہے کہ یونس نبی کا نشان آپ کے وجود میں ظاہر ہوگا۔ اور یہ مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ یونس زندہ مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوئے۔ زندہ رہے اور زندہ باہر آئے۔ گویا آپ تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں ٹھہرے۔ مگر یہ صورت مسیح پر صادق نہیں آسکتی۔ کیونکہ از روئے اناجیل آپ جمعہ کے روز بعد از عصر شام کے قریب قبر میں رکھے گئے اور اتوار کا دن طلوع ہونے سے پہلے پہلے آپ وہاں سے غائب ہو گئے۔ لہذا آپ تین دن اور تین رات قبر میں نہ ٹھہرے۔ رہی شق اول سو آپ اسے تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ کہتے ہیں۔ کہ مسیح مردہ قبر میں رکھے گئے مردہ ہی وہاں رہے۔ البتہ زندہ باہر آئے ان حالات میں مسیح کی پیشگوئی کیونکر پوری ہوئی۔ اور دراصل یہ تو ہم مسلمانوں کی مہربانی ہے۔ جو آپ سے کہتے ہیں۔ کہ چونکہ مسیح زندہ قبر میں رکھے گئے۔ زندہ رہے اور زندہ باہر آئے لہذا آپ پر یونس نبی کا نشان صادق آگیا ورنہ از روئے انجیل تو اس نشان کے آپ پر صادق آنے کی کوئی صورت نہیں کیونکہ جہاں اس نشان کو بطور تحدی پیش کیا گیا ہے وہاں یوں تفصیل دی گئی ہے کہ جس طرح یونس تین دن رات مچھلی کے پیٹ میں رہا ایسا ہی ابن آدم بھی رہیگا۔ پس اگر دوسرے رنگ میں مسیح پر یونس نبی کا نشان چسپاں کرنے کی کوشش نہ کی جائے تو آپ کی یہ متحدیانہ پیشگوئی صریح باطل ٹھیرتی ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ مسیح علیہ السلام نے صلیب پر جان نہیں دی۔ بلکہ اللہ تعالے نے اپنے وعدہ کے مطابق آپ کی حفاظت کی اور مسیح خود اپنے وعدہ کے مطابق بلاد فلسطین سے ہجرت کرکے کشمیر تشریف لے گئے اور وفات پا کر سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہوئے اور آج تک آپ کی قبر وہاں موجود ہے

اس گفتگو کو کئی مسلمانوں نے توجہ سے سنا اور پھر احمدیت کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش کی

باغاتِ حلوان

قاہرہ کے مضافات میں حلوان ایک مشہور قصبہ ہے جہاں معدنی چشمے ہیں۔ ان چشموں پر خوبصورت حمام بنا دئے گئے ہیں۔ دور دور سے لوگ یہاں نہانے کے لئے آتے ہیں۔ یہاں کی سیرگاہیں "حدائق حلوان" کے نام سے مشہور ہیں جہاں مختلف مذہب وملت کے لوگ جمع ہوتے ہیں۔ اور بیک وقت بہت بڑی تعداد تک احمدیت کی آواز پہنچائی جاسکتی ہے عرصہ زیر رپورٹ میں بعض احمدی احباب کے ہمراہ تین دفعہ وہاں جانے کا اتفاق ہوا۔ ہر موقعہ پر خدا تعالے کے فضل سے بیسیوں اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔ میں لیکچر دیتا تھا اور تمام سامعین نہایت دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سنتے تھے۔ ایک روز ایک نیم ملا نے دو تین دفعہ لیکچر میں مداخلت کی تو سامعین میں سے بعض نوجوانوں نے یہ کہکر اسے خاموش کرا دیا کہ تم میں یہ اہلیت نہیں کہ ان باتوں کو سمجھ سکو۔ اس لئے یا تو خاموش رہکر سنو ورنہ یہاں سے چلے جاؤ۔ ہمارے لطف کو مکدر نہ کرو۔ یہ نظارہ فی الواقعہ نہایت مسرت کن تھا۔ اور اللہ تعالے کی تائید کا ایک نشان۔ اہل حلوان نے دوسرے اور تیسرے روز بذریعہ ٹیلیفون ہمیں حدائق حلوان میں دعوت دی۔ اور اس طرح اللہ تعالے کے فضل نے ہمیں جی بھر کر تبلیغ کی توفیق بخشی۔

معادی

ایک روز جبکہ میں حدائق حلوان میں تقریر کر رہا تھا۔ بعض سنجیدہ لوگوں نے چند سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دئے گئے۔ جواب پانے کے بعد ایک صاحب نے ہمیں اپنے ہاں بمقام معادی دعوت طعام دی اور اس بات کی خواہش کی کہ ان کے مقام قیام پر انہیں تبلیغ کی جائے۔ اور ضروری معلومات بہم پہنچائی جائیں۔ وقت مقررہ پر ہم معادی پہونچے۔ معادی کیا ہے؟ وسیع باغات کا مجموعہ۔ جن میں کہیں کہیں شاندار کوٹھیاں تعمیر کر دی گئی ہیں یہاں کی اکثر آبادی یوروپین اور سرمایہ دار یہود پر مشتمل ہے۔ اور وہ مسلمان بھی سکونت رکھتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالے نے وسعت دی ہے۔ اور وہ حکومت مصریہ میں اچھی ملازمتوں پر سرفراز ہیں۔

ایک سوڈانی کی دردمندانہ پکار

وقت مقررہ پر ہم معادی پہنچے ہمیں بلانے والے احباب سٹیشن پر موجود تھے۔ مکان پر پہنچ کر ضروریات سے فارغ ہوتے اور سلسلہ کلام شروع ہوا ہمارے میزبانوں نے نہایت توجہ سے ہمارا پیغام سنا اور ہمارے خیالات سے اتفاق ظاہر کیا۔ اہل مجلس میں ایک صاحب ثروت علم دوست سوڈانی بھی تھے خرطوم کے رہنے والے۔ آپ نے کہا کہ میں نے احمدیت کے متعلق سنا اور اخبارات میں پڑھا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ آج ایک احمدی مبلغ سے مل کر بالمشافہ گفتگو کا موقعہ ملا ہے۔

آپ نے نہایت درد اور رقت سے کہا کہ سوڈان میں علیائی پادریوں نے ہمارا ناک میں دم کر رکھا ہے ہسپتال، گرجے، یتیم خانے، مدرسے وغیرہ بنا کر ملک کے طول و عرض میں عیسائیت کا جال پھیلا دیا ہے۔ کاش آپ لوگ ہماری مدد کر سکیں۔ کیا آپ کی جماعت ہمارے لئے کچھ نہیں کر سکتی۔؟

میں اس کا کیا جواب دیتا۔ میں نے صرف یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے گا۔ کہ سوڈان میں بھی حقیقی اسلام کا علم بلند کر سکیں۔ اور دلائل و براہین کے ذریعہ تمام طاغوتی طاقتوں کا فیصلہ کن مقابلہ کریں۔ انشاء اللہ

یہ ایک دکھی دل کی پکار تھی جو میں نے سنی اور آج اکناف عالم میں بسنے والے اہل دل احمدی احباب تک اسے پہنچا کر صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں، کہ کیا ہم ان کے لئے کچھ نہیں کر سکتے ؟

حدیقہ قصر النیل

قاہرہ میں حدیقہ قصر النیل میں ہر روز بوقت شام کثرت سے لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ یہاں متعدد بار تبلیغ کا موقعہ ملا۔ اور مثل حدائق حلوان، اور معادی، متواتر چھ چھ گھنٹہ مبادلہ خیالات اور تبلیغ احمدیت کی توفیق میسر آئی۔ ان ملاقاتوں میں مصریوں کے علاوہ دیگر ممالک کے لوگوں سے بھی گفتگو ہوتی رہی۔ چنانچہ عرصہ زیر رپورٹ میں البانیہ اور یوگوسلادیہ کے پانچ نوجوانوں سے ملاقات ہوئی۔ ذکر آنے پر ایک نے بتایا کہ میں نے اپنے ملک میں حاجی احمد صاحب ایاز کے متعلق سنا ہے اور یوگوسلادیہ کے ایک نوجوان نے تو یہ بھی بتایا کہ اس نے بلگریڈ میں مولوی محمد دین صاحب احمدی مبلغ سے ملاقات کی تھی۔ یہ نوجوان حال ہی میں ازہر میں بغرض تعلیم داخل ہوا۔ دوران گفتگو میں اس نے قادیان جانے کا شوق ظاہر کیا۔ اور محبت کے ساتھ احمدیت کا پیغام سنا۔

دو مناظرے

عرصہ زیر رپورٹ میں دو پرائیویٹ مناظرے بھی ہوئے۔ پہلا مناظرہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت اور ضرورت بعثت کے متعلق تھا۔ مناظرہ بہت دلچسپ تھا۔ دوران گفتگو میں تھوڑا سا وقفہ ہوا۔ تو مالک مکان نے خود ہی اپنے شیخ سے مناظرہ شروع کر دیا۔ اور اس بات پر زور دیا۔ کہ جس رنگ میں یہ لوگ احمد علیہ السلام کو نبی کہتے ہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں پڑتا۔ اور آپ بے جا ضد کر رہے ہیں۔ ان کی بعثت کی غرض کے لحاظ سے بھی ان کا بیان قابل تسلیم ہے۔ اس پر مناظرہ ختم ہو گیا اور وفات مسیح علیہ السلام پر دوسری تاریخ مقرر ہوئی مگر اس روز ایک اور شیخ صاحب تشریف لائے۔ اور اصل موضوع پر بحث کرنے سے انکار کر دیا۔ اور دیر تک مجھ سے یہ پوچھتے رہے کہ آپ کے عقائد کیا ہیں اور آپ کو بعض دوسرے مسلمانوں سے کیا اختلاف ہے۔ اس گفتگو کے دوران میں بحث بھی ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعض سعید روحوں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے میں ہمیں کامیابی ہوگئی نتائج اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں۔

دیگر ملاقاتیں

بعض انجمنوں میں پہنچ کر ممبروں سے ملاقاتیں کی گئیں۔ اور ان سے مبادلہ خیالات بھی ہوا۔ اسی طرح بعض لوگوں کی دعوت پر ان کے مکانوں پر پہنچ کر انہیں پیغام حق پہنچایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے نتائج کی توقع ہے

نو مبایعین

عرصہ زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل احباب داخل سلسلہ ہوئے۔

(۱) سید محمد قاہرہ (۲) محمود محمد قاہرہ۔ (۳) محمد احمد عبد اللہ قاہرہ

احباب سے درخواست ہے، کہ ان کی استقامت کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار:۔ محمد سلیم عفی عنہ

مبلغ بلادِ عربیہ

سرگودہا میں تبلیغی جلسہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴؍اکتوبر کو جلسہ بوقت شام مسجد احمدیہ کے سامنے منعقد کیا گیا۔ "صداقت اسلام" کے موضوع پر مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر نے لیکچر دیا۔ مولوی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے راعی اور رعایا بادشاہ اور رعیت اسی طرح "بین الاقوامی اور بین الملل" تعلقات کو قائم رکھنے کے جو پاکیزہ اصول اسلام نے بیان کئے ہیں۔ ان کو قرآن مجید اور احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کیا نیز سچے مذہب کی آپ نے یہ بھی نشانی بیان کی۔ وہ خدا کے قول کو اس کے فعل کے مطابق پیش کرتا ہے مثلاً خدا کا سورج اس کی ہوا، اور پانی ہر فرد بشر کے لئے عام ہے۔ اسی طرح دین اسلام کی تعلیم بھی ہر فرد بشر کے لئے یکساں قابل عمل ہے۔ اور تمام دنیا کے لئے رحمت و برکت امن و صلح کا موجب ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب لیکچر ہوا۔ اگرچہ لیکچر شروع ہونے سے قبل احرار نے شرارتاً چند لڑکے شور مچانے کے لئے مقرر کر دیئے تھے۔ اور انہوں نے شور بھی مچایا مگر جب لیکچر شروع ہوا۔ تو سب لوگ خاموشی سے اخیر وقت تک سنتے رہے۔ مولوی صاحب نے جماعت احمدیہ کی دینی خدمات اور اسلام کو غالب کرنے کی جد و جہد۔ وفات مسیح اور اجراء نبوت کے مسائل بھی لوگوں کے ذہن نشین کئے۔ اختتام لیکچر پر بعض اعتراضات کے جواب دیئے۔ اور دس بجے جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

خاکسار:۔ محمد سعید امیر جماعت احمدیہ سرگودہا

تلاش گمشدہ

بشیر احمد ولد محمد عبد اللہ احمدی قوم بٹ عمر تخمیناً بائیس سال گندم رنگ قد اوسط درجہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کا عرصہ چار ماہ سے سرگودہا میں تھا۔ وہاں جانے پر معلوم ہوا۔ کہ پندرہ بیس روز سے لاپتہ ہے۔ اس لئے والدین کی طبیعت بہت پریشان ہے۔ جس دوست کو معلوم ہو۔ اطلاع دیں۔ یا ہمراہ لے کر آویں۔ خرچ آمد و رفت کا دیا جائیگا

محمد رمضان محمد عبد اللہ

احمدی دوکاندار چونڈہ ضلع سیالکوٹ

جامعہ احمدیہ میں ایک لیکچرار کی ضرورت

جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک ایسے لیکچرار کی فوری ضرورت ہے۔ جو انٹرنس تک بخوبی انگریزی پڑھا سکتا ہو۔ اس کے علاوہ۔ اگر علوم عربی سے بھی واقف ہو۔ تو ایسے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی۔ خواہشمند احباب بہت جلد نظارت تعلیم میں درخواست بھجوا دیں۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کی زندگی کے چار افسوسناک واقعات

از چوہدری آیاز بی-اے-ایل-ایل بی-مجاہد پولینڈ

مولوی محمد علی صاحب کی زندگی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ خلافتِ اولیٰ میں رخنہ اندازی اور خلافتِ ثانیہ کی مخالفت سے پیشتر بھی ان کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وہ تعلق نہ تھا۔ جو ایک مخلص اور باادب مرید کو اپنے مرشد سے ہوتا ہے۔ اور ہونا چاہیئے۔ مندرجہ ذیل واقعات اس امر کا ثبوت ہیں:-

ایک دفعہ مولوی محمد علی صاحب نے جو صدر انجمن کی مجلس ناظم کے سیکرٹری تھے۔ یہ تجویز پیش کی۔ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب کو بہشتی مقبرہ کی افسری سے علیحدہ کیا جائے۔ ریزولیوشن پاس ہو گیا۔ مگر مولوی محمد احسن صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جا کر شکایت کی۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی محمد علی صاحب کو رقعہ لکھا۔ کہ مولوی سید محمد احسن صاحب کو ان کے کام پر بہر حال رکھا جائے۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب بہت ناراض ہوئے۔ اور مفتی محمد صادق صاحب کو رقعہ دکھاتے ہوئے کہا۔

"میں تو اب اس کام سے رخصت لے لوں گا۔ جب ہمارے پاس کردہ ریزولیوشنوں سے یہ سلوک ہوتا ہے تو پھر اس کام پر رہنے سے کیا فائدہ!"
(ذکرِ حبیب صفحہ ۱۵۹)

۲- ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک کے ملحقہ کمرہ میں جہاں مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے۔ تشریف لائے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور مفتی محمد صادق صاحب بھی وہاں موجود تھے۔ تو مولوی محمد علی صاحب نے ناراضگی کا چہرہ بنائے ہوئے لرزتی ہوئی آواز سے کہا۔ کہ "میر صاحب نے حضور کے پاس میری شکایت کی ہے۔ اور حضور بھی آخر انسان ہیں۔ حضور پر اثر ہوتا ہوگا"۔ اس پر حضور نے فرمایا:-

"مجھ پر کوئی اثر نہیں۔ مگر جس طرف میں آپ لوگوں کو لیجانا چاہتا ہوں۔ اُدھر تو ہنوز آپ کے منہ بھی نہیں" (ذکرِ حبیب صفحہ ۱۵۹)

۳- پیر منظور محمد صاحب اور ان کے ہمسایوں کے درمیان کوچہ کی چوڑائی کے متعلق ایک دفعہ اختلاف ہو گیا۔ جس کے تصفیہ کے واسطے مولوی محمد علی صاحب اور ایک دو اور اصحاب مقرر ہوئے جنہوں نے موقع دیکھکر اور پیمائش وغیرہ کر کے کچھ فیصلہ کیا۔ وہ فیصلہ پیر صاحب کی اہلیہ مرحومہ کو ناپسند ہوا کیونکہ اس فیصلہ سے ان کی زمین کا کچھ حصہ کم ہو جاتا تھا۔ وہ روتی ہوئیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئیں۔ اور شکایت کی کہ میرے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے۔ اور میری زمین چھینی جاتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی محمد علی صاحب کو رقعہ لکھکر ان کا فیصلہ منسوخ کر دیا۔ لیکن چونکہ وہ تنازعہ رفع نہ ہوا تھا۔ اس لئے پھر چند اصحاب اس کے طے کرنے کو مقرر ہوئے اس پر مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خط لکھا۔ کہ:-

"ہم محنت کر کے ایک معاملہ میں تحقیقات کر کے فیصلہ کرتے ہیں اور حضور ایک عورت کے کہنے پر اُسے منسوخ کر دیتے ہیں۔ پھر تحقیقات کرنے اور فیصلہ کرنے کا کیا فائدہ"!
(ذکرِ حبیب صفحہ ۱۶۰)

۴- اپنے آخری سفر میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لے گئے تو لنگر خانہ کا انتظام مولوی محمد علی صاحب کے سپرد ہوا۔ تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اعتراضاً لکھا۔ کہ لنگر خانہ کا خرچ تو بہت ہی تھوڑا ہے۔ معلوم نہیں کیوں ایسا کہا جاتا ہے۔ کہ لنگر میں اس قدر خرچ ہوتا ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت ناراض ہوئے اور فرمایا:-

"...... اسے اتنا خیال نہیں آتا کہ ہمارے لاہور چلا آنے کے سبب مہمان تو سب لاہور آرہے ہیں اب قادیان جاتا ہی کون ہے۔ جو لنگر خانہ کا پہلے کی طرح خرچ ہو"
(ذکرِ حبیب صفحہ ۱۶۵)

پس ایسے زمانہ میں جبکہ خدا تعالےٰ کا نبی جماعت میں موجود تھا اور ہر روز الہامات کی بارش سے جماعت کے پاک ممبروں کے ایمان راسخ ہو رہے تھے "سب سے پکا مولوی" اپنے مرشد پر بدظن تھا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واضح احکام سے سرکشی اس کا شیوہ تھا۔ اور وہ شخص جو اپنے مرشد کے خلاف تھا وہ اگر مرشد کی اولاد پر طعنہ زنی کرے تو کیا اچنبھا! خدا تعالےٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ ہماری خاص دستگیری کرے اور خلیفۂ وقت کی ایسی کامل اطاعت کی توفیق عطا کرے کہ ہم اس کی آواز پر گرد دنیا پر حق کی فتح کا پرچم لہرا دیں۔ آمین

لکھنؤ میں مسلم لیگ کے اجلاس کی تیاریاں

لکھنؤ ۱۱ اکتوبر- آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کے سلسلے میں تیاریاں تقریباً مکمل ہو چکی ہیں۔ لال باغ میں ایک نہایت عظیم الشان پنڈال بنایا گیا ہے مسٹر محمد علی جناح صدر مسلم لیگ ۱۱ اکتوبر کی شام کو بمبئی سے تشریف فرما ہوں گے سٹیشن پر ان کے خیر مقدم اور شہر میں ان کا جلوس نکالنے کیلئے انتظامات کئے گئے ہیں۔ ۱۴ اکتوبر کو مسٹر جناح پنڈال پر علم اسلام بلند کرینگے۔ اور والنٹیر اس کے بعد ان کی سلامی اتارینگے اسی دن شام کے ۶½ بجے آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا۔

یہ اجلاس نہایت اہم ہے۔ کیونکہ اس میں مسلم لیگ کے آئین کو از سر نو ترتیب دی جائیگی جس کی سفارش اسمٰعیل کمیٹی نے کی ہے۔ اور قرار دیا ہے کہ لیگ کا نصب العین آزادی کامل رکھا جائے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس قرارداد پر زبردست بحث ہوگی یو۔پی میں مسلم لیگ کی تنظیم کا طریقہ نہایت کامیاب رہا ہے ممبری کے لئے ۲ آنہ چندہ مقرر کیا گیا تھا جس میں بہت بڑی کامیابی ہوئی ۲۵ ہزار مسلمان مسلم لیگ کے ممبر بن چکے ہیں۔ لیگ کے دیگر صوبوں میں تقویت دینے کی تجاویز پر غور کیا جائے گا۔

لیگ کا ایک طبقہ اجلاس میں قرارداد پیش کرے گا۔ کہ کانگرس کے ساتھ اختلافات طے کر کے جلد از جلد نصب العین حاصل کرنے کی کوشش کی جائے بعض ممبروں کی طرف سے مسئلہ فلسطین اور صوبہ سرحد میں حکومت کی پالیسی کے متعلق بھی ریزولیوشن پیش کئے جائیں گے۔ اجلاس ختم ہونے پر ایک پبلک جلسہ منعقد کیا جائے گا۔

بندے ماترم اور کانگریس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے بہت پہلے ہم نے اخبار انصاری کے توجہ دلانے پر اس بات کا اعلان کر دیا تھا کہ "بندے ماترم" کے قومی ترانے کو اس کی ثقیل غیر ہندوستانی زبان کی وجہ سے ہم پسند نہیں کرتے اور یہ کہ ہم بہت جلد کسی دوسرے ترانے سے بدل دیں گے۔ اس سلسلے میں ہمارے پاس سیماب اکبر آبادی، منتظر اکبر آبادی اور دوسرے شعراء کی نظمیں موصول ہوئی ہیں۔ یہ سب کی سب نظمیں اسی "بندے ماترم" کا ترجمہ ہیں۔ اور ترجمہ ہونے کی حیثیت میں یقیناً بہت ہی اچھی ہیں۔ بہرحال ابھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ کس نظم کو ترجیح دی جائے گی۔ اور کسے سرکاری حیثیت میں چن لیا جائے گا۔

لیکن اس سلسلے میں ہم چند باتیں ان اردو اخباروں کی خدمت میں عرض کر دینا چاہتے ہیں جو خواہ مخواہ شور مچا رہے ہیں۔ ۱۹۰۵ء سے یہ گانا رائج ہے۔ لیکن آج تک کسی کی اسلامی حمیت کو اتنی ٹھیس نہیں لگی تھی جتنی کہ آج لگ رہی ہے۔ اور اس کے ان پہلوؤں کو واضح کیا جا رہا ہے۔ جو یقیناً تاریک اور مذموم حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن شاید لوگ اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ وہی آنند مٹھ جس میں حکومت کے خلاف منظم ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔ ایک اعتبار سے ہماری قومیت اور قومی تحریک پر ایک سیاہ داغ کی حیثیت رکھتا ہے۔ معترضین کو شاید یہ معلوم نہیں کہ آنند مٹھ کا ہیرو اخیر میں اپنے رفیقوں سے کہتا ہے "اب انگریز آ گئے۔ جان و مال کو اماں ملے گی"۔ اس اعتبار سے دیکھئے تو یہ ناول جس کے اندر یہ گیت شامل ہے ہماری قومی تحریک کے لئے بھی شرمناک ہے۔ لیکن اسی ناول کا گیت اب تک گایا جا رہا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ گیت کا پس منظر ایک نسبت سے کانگرس کے لئے تلخ ہے۔ لیکن خود گیت میں تو ایسی تلخی نہیں ہے اسی طرح بندے ماترم کا فرقہ وارانہ پس منظر بھی مسلمانوں کے لئے تلخ ناک ہو سکتا ہے لیکن ہمیں تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ اس گیت میں کونسی ایسی چیز ہے جو ہمارے لئے تلخ ناک ثابت ہو سکتی ہے۔ شروع سے اخیر تک گیت کو پڑھ جائیے نہ کہیں دیوی کا چرچا ہے اور نہ کہیں بت پرستی کی تلقین "ماں" جہاں کہیں کہا گیا ہے اس سے مراد "بیشتیس کروڑ اولاد والی" سرزمین ہندوستان ہے۔ جہاں کہیں جھک کر سلام کیا گیا وہ وہی "ماں" ہندوستان ہے۔

کانگریس نے جیسا کہ پنڈت جی کے بیان میں یہ بات آ چکی ہے نہ تو اسے سرکاری حیثیت میں قبول کیا ہے۔ اور نہ اسے جاری رکھنے پر مصر ہے۔ ۱۹۰۵ء کی تقسیم بنگال والی تحریک کے سلسلے میں یہ گیت گایا جانے لگا تھا۔ آہستہ آہستہ کانگریس کے جلسوں اور جلسوں میں اس کا رواج ہوا۔ اکثر حکومت نے اس کے گانے پر پابندی عائد کی۔ اور اکثر اسے ممنوع قرار دیا۔ جب کسی چیز کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہ اور بھی ابھرتی ہے۔ حکومت کے مسلسل اور متواتر دباؤ سے اس گیت کو عروج حاصل ہوتا گیا۔ اور آج اسے اتنی شہرت حاصل ہو چکی ہے کہ شاید ہی کوئی اردو اخبار ہو جس نے اس کے ترجمے شائع نہ کیے اور جس نے اس پر تبصرہ نہ کیا ہو۔

آخیر میں ایک بار پھر ہم یہ عرض کر دینا مناسب سمجھتے ہیں کہ اس پر شور دخل کرنا فضول ہے۔ لوگ اب اس کا بدل پیش کرنے کی طرف توجہ کریں۔ ورنہ بحث و تکرار میں پڑ کر وہ اپنا قیمتی وقت فضول ضائع کریں گے۔

ہمیں بخوبی علم ہے کہ کچھ لوگ اس گیت کو اپنے اپنے اغراض و مقاصد کا آلہ بنا رہے ہیں۔ اور مسلمانوں کے عام طبقے کو اس پر بت پرستی کا جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگا کر بھڑکانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمارے پاس جو اطلاعیں آ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگ جذبات میں کس قدر اندھے ہو سکتے ہیں۔ عوام کو سوچنا چاہئے۔ کہ تحریک خلافت کے دوران میں یہ گیت آخر کیونکر اتنا مقبول تھا۔

محکمہ معیشتی و سیاسی آل انڈیا کانگرس کمیٹی الہ آباد

تحریک قرضہ ایک لاکھ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کا ارشاد ہے۔ کہ ایک لاکھ روپیہ مخلصین جماعت سے بطور قرضہ حسنہ جمع کیا جائے جو پانچ سال میں واپس دیا جائیگا۔ البتہ جو دوست اس قدر لمبے عرصہ کیلئے قرض نہ دے سکتے ہوں۔ وہ اس سے کم عرصہ کیلئے قرض دیں۔ مگر یہ عرصہ ایک سال سے کم نہیں ہونا چاہئے۔ اس تحریک میں اب تک چھیاسٹھ ہزار کے قریب روپیہ جمع ہو چکا... ہے - احباب [illegible]

ناظر بیت المال قادیان

ضرورت ملازمت

ایک نوجوان جن کی عمر ۲۳ سال ہے۔ اور بی کام پاس کر چکے ہیں۔ ملازمت کے خواہشمند ہیں۔ اگر کوئی دوست انکو کسی سرکاری محکمہ یا بنک میں ملازم کرانے میں امداد فرما سکیں۔ تو مجھے جلد سے جلد اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔

ناظر امور عامہ

سرمایہ دار احباب کیلئے ایک نفع مند تجارت

سندھ سنڈیکیٹ کو سندھ میں تجارت کپاس کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ چونکہ یہ ایک کام ہے جس میں نفع قریباً یقینی ہے۔ اس لئے جو دوست اس میں روپیہ لگانا چاہتے ہوں۔ فوراً مجھے اطلاع دیں۔

پچھلے سال جن دوستوں نے اس تجارت کیلئے روپیہ دیا تھا۔ ان کو تھوڑے عرصہ کے بعد عمدہ منافع تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ منافع اپریل یا مئی ۳۸ء میں تقسیم کیا جائیگا۔ اور اگر کسی دوست کو راس المال لینے کی ضرورت ہوگی۔ وہ بھی اس وقت واپس کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اس ضمن میں ۱۵ اکتوبر سے پیشتر روپیہ بھیجنے والے احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ احباب اپنا روپیہ ایجنٹ امپیریل بنک میرپور خاص سندھ کے نام بھیج کر اس کے ہمراہ بنک کو ہدایت کریں۔ کہ آپ کا روپیہ سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ کے حساب میں جمع ہو۔ نیز اس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

محاسب سنڈیکیٹ صدر انجمن احمدیہ قادیان

جمبہ کا خالص سفید شہد

ہنی کومب جمبہ کے کارخانہ کا شہد میں نے استعمال کیا ہے۔ اور اسے خالص اور خوش ذائقہ پایا ہے۔ اور صفائی میں وہ ولایتی شہدوں سے کسی صورت میں کم نہیں۔ اسکے صاف کرنے اور بوتلوں میں بھرنے میں ہاتھ نہیں لگایا جاتا۔ اس واسطے کسی قسم کی میل کی اس میں آمیزش نہیں ہوتی۔ چونکہ یہ کارخانہ ایک احمدی بھائی کا ہے احمدی تجار کو چاہئے کہ اپنے اپنے شہروں میں اس کی بوتلیں منگوا کر اس کا رواج دیں جس سے سب کو فائدہ ہو

(مفتی محمد صادق۔ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضرورت

بعض محکمہ جات میں کچھ جگہیں عنقریب نکلنے والی ہیں۔ اس لئے جو انجینئر اور سیئر ڈرافٹسمین۔ اسٹیمیٹر اور کلرک بیکار ہوں۔ اور ملازمت کے خواہشمند ہوں۔ وہ اپنی اپنی درخواستیں سرنامہ چھوڑ کر معہ نقول اسناد جلد سے جلد دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ درخواست کے ساتھ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق بھی علیحدہ کاغذ پر آنی ضروری ہے۔ صرف وہی دوست درخواستیں بھجوائیں جو باقاعدہ qualified ہوں۔

ناظر امور عامہ قادیان

جنرل سروس کمپنی قادیان

کمپنی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ سامان الیکٹرک خریدیں۔ بلکہ موٹر یپ الیکٹرک لگوائیں۔ کرایہ پر مکان لینا یا دینا ہو۔ زمین یا مکان خریدنا۔ فروخت کرنا ور رہن رکھنا یا رہن لینا چاہتے ہوں۔ تو کمپنی سے خط و کتابت کریں۔ آپ کو اگر اپنی قادیان کی جائداد کے لئے انتظام کی ضرورت ہو۔ تو کمپنی کے سپرد کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح سے کام تسلی بخش ہوگا۔

مینیجر

محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ

اولاد کا کسی کو نہ دنیا میں داغ ہو
اس غم سے ہر بشر کو الٰہی فراغ ہو
پھولا پھلا کسی کا نہ برباد باغ ہو
دشمن کا بھی جہاں میں نہ گھر بے چراغ ہو

جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو اس کو عوام اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ بانیٔ دواخانہ ہذا آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین اعظم رضی اللہ عنہ کا پرورش اور تربیت یافتہ ہے۔ اور علم طب اس مخفی درسال ہستی سے حاصل کر کے یہ دواخانہ حضور حکیم الامت کی اجازت سے ۱۹۱۰ء میں جاری کیا۔ اب دواخانہ ہذا عالی جناب حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کی زیر سرپرستی اور نگرانی کام کرتا ہے۔ آنقبلہ عالیجناب حضرت حکیم نور الدین صاحب اعظم کا مجرب نسخہ محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ) اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ جو اٹھرا کے رنج و غم میں مبتلا ہیں۔ ان کیلئے یہ گولیاں تیر بہدف کا اثر رکھتی ہیں۔ ان گولیوں کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہو کر والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کی راحت ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ عہ شروع حمل سے اخیر رضاعت تک گیارہ تولہ گولیاں خرچ ہوتی ہیں۔ یکمشت منگوانے پر فی تولہ ایک روپیہ لیا جائیگا۔ نوٹ :۔ احباب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہمارے دواخانہ کی تیار کردہ مشہور و معروف محافظ اٹھرا گولیاں ڈاکٹر عبد الجلیل خان صاحب میڈیکل ہال اندرون موچی گیٹ لاہور سے بھی مل سکتی ہیں۔

عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

اعلان

محلہ دار الفضل میں ایک وسیع قطعہ اراضی جو کہ احمدیہ فارم کے ملحق ہے۔ قابل فروخت ہے۔ اس رقبہ کو ۴ - ۴ کنال کے رقبہ میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔ ہر کنال کیساتھ ایک بیس فٹ اور ایک دس فٹ کی سڑک لگتی ہے۔ شاہراہ ۳۰ فٹ کی ہے۔ اس رقبہ کے جانب شرق ریلوے لائن ہے۔ جانب غرب اراضی نواب صاحب ہے جانب جنوب احمدیہ فروٹ فارم ہے۔ اور جانب شمال شاہراہ ہے جو کہ موضع کھارا کو جاتا ہے۔ ہائی سکول اور ریلوے سٹیشن اور منڈی اس رقبہ سے بالکل نزدیک ہیں۔ شاہراہ پر جو رقبہ ہوگا۔ اس کی قیمت مدعہ فی مرلہ ہوگی۔ ۲۰ فٹ کی سڑک پر عسہ فی مرلہ نہایت نادر موقعہ حاجت مند احباب جلد درخواستیں ارسال کریں۔

خاکسار

چوہدری حاکم دین دوکاندار بازار ریتی چھلہ قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ عدم مداخلت کو زیادہ مؤثر بنانے کے لئے انگلستان اور فرانس نے اٹلی کو جو نوٹ بھیجا تھا۔ اس کا جواب اٹلی کی طرف سے شائع ہو گیا ہے جس میں لکھا گیا ہے کہ فسطائی حکومت کسی ایسے اجلاس کانفرنس یا گفت و شنید میں شامل نہیں ہوگی جس میں جرمنی کو باقاعدہ مدعو نہ کیا جائے۔ برطانیہ کے سرکاری حلقوں میں اس جواب کے متعلق سخت مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اور اسے بالکل تخریبی تصور کیا جاتا ہے۔

شنگھائی ۱۲ اکتوبر۔ بارشوں کے باعث شنگھائی میں جاپانیوں کی پیش قدمی رکی ہوئی ہے۔ لیکن شمالی چین میں دریائے ہوانگ ہو پر ایک بہت بڑی جنگ کی توقع کی جا رہی ہے۔ ایک جاپانی اطلاع ہے کہ وہاں چینیوں کی تعداد ۲ لاکھ ہے۔

ٹوکیو ۱۲ اکتوبر۔ اطالوی سفیر مقیم جاپان نے نائب وزیر خارجہ جاپان کو اطلاع دی ہے کہ سائینور مسولینی نے ایک دستخطی مضمون میں جو اطالیہ کے اخبار "پاپولو دا اطالیہ" میں شائع ہوا ہے۔ جاپان کا حامی ہونے کا اظہار کیا ہے۔ اور تمام ملک چین کے خلاف جاپان کے اقدام کی حمایت کرنے کے لئے مسولینی کے ساتھ شریک ہے۔

شملہ ۱۱ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سر ہربرٹ ایمرسن گورنر پنجاب کو جن کی میعاد عہدہ ۱۲ اپریل ۱۹۳۸ء کو ختم ہونی تھی۔ ملک معظم نے مزید دو برس کی توسیع دیدی ہے۔ ۱۲ اپریل کے بعد چھ ماہ کی رخصت لیں گے۔ ان ایام رخصت کے دوران میں آنریبل سر ہنری کریک سی۔ ایس۔ آئی۔ سی ایس پنجاب کے گورنر ہونگے۔

لنڈن ۱۱ اکتوبر۔ اخبار "ٹائمز" کا نامہ نگار حبشہ سے رقمطراز ہے کہ حبشیوں نے اٹلی کے خلاف پھر گوریلا جنگ کا سلسلہ شروع کر دیا ہے اور انہوں نے عدووا پر حملہ کیا۔ جس میں دو سو اطالوی سپاہی ہلاک ہوئے۔ ڈیسی روڈ پر حبشیوں نے اطالویوں کی دو سو لاریاں تباہ کر دیں۔

کانپور ۱۱ اکتوبر حکومت یوپی نے ایک مراسلہ کے ذریعہ صوبہ کی بلدیات کو لکھا ہے کہ میونسپل ایکٹ میں ترمیم کرنے کے لئے ۱۵ اکتوبر تک اپنی اپنی سفارشات بھیج دیں۔ تجویز کردہ بعض ترمیمات حسب ذیل ہیں (۱) مسلمانوں کے لئے نشستوں کی تخصیص کے ساتھ مخلوط انتخاب کا سسٹم (۲) عورتوں پسماندہ اقوام۔ مزدوروں اور تجارتی اداروں کے لئے خاص نیابت (۳) پریذیڈنٹ کا انتخاب ممبروں کی بجائے ووٹروں کے ذریعہ عمل میں لایا جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

گرڈھدیوالہ ۱۱ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے یہاں پولٹیکل کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ میں نے وزیر اعظم پنجاب کا وہ بیان پڑھا ہے جس میں انہوں نے مجھے مشورہ دیا ہے کہ میں پنجاب کے کانگریسیوں کو تشدد آمیز تقریریں کرنے سے باز رکھوں۔ ان کا یہ مشورہ ان کے موجودہ طرز عمل کے پیش نظر تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہوں نے کانگریسیوں کو گرفتار کیا ہے۔ لیکن کانگریسیوں نے قولاً اور فعلاً عدم تشدد پر کاربند ہونے میں کافی ترقی حاصل کر لی ہے۔

شیخوپورہ ۱۱ اکتوبر۔ گذشتہ شنبہ شام کے وقت یہاں زبردست ژالہ باری ہوئی۔ جس سے فصلوں اور درختوں وغیرہ کو شدید نقصان پہنچا۔ نیز آندھی کے باعث ژالہ باری کی رفتار بھی تیز تھی۔ چند منٹوں کے اندر میدان اولوں کے باعث بالکل سفید ہو گئے۔ ضلع سیالکوٹ سے بھی شدید ژالہ باری کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جہاں بیان کیا جاتا ہے کہ پاؤ پاؤ بھر وزنی اولے پڑے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) ۲۴ ستمبر کو انڈین اینڈ ایسٹرن نیوز پیپر سوسائٹی کی طرف سے سالانہ ڈنر دیا گیا۔ جس میں دیگر معزز ہندوستانیوں کے علاوہ آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اور سر فیروز خان بھی شریک ہوئے۔ سر سٹینلے ریڈ پریذیڈنٹ تھے۔ انہوں نے ہندوستانی پریس کے آئندہ فرائض پر تبصرہ کرنے کے بعد آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خان صاحب اور سر فیروز خان نون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ مجھے امید ہے وہ اس بات کا خیال رکھیں گے۔ کہ ہندوستان میں براڈکاسٹنگ کو پراپیگنڈے کا ذریعہ نہیں بنایا جائے گا۔

پٹنہ ۱۱ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ زراعتی انکم ٹیکس بل اور دیہاتی قرضوں کے بل کے مسودات تیار ہو گئے ہیں ان بلوں پر مجلس وزراء میں آخری دفعہ بحث و تمحیص ہوگی۔ دیہاتی قرضوں کے مسودہ قانون کا مقصد یہ ہے۔ کہ سود کی کم از کم شرح مقرر کی جائے۔ جو شاید ۱۲ فیصدی ہوگی۔ یہ بل ساہوکاروں کو لائسنس حاصل کرنے پر مجبور کرے گا۔ زراعتی انکم ٹیکس بل عام انکم ٹیکس کے اصول پر مرتب کیا گیا ہے۔ اس کی رو سے پانچ ہزار روپیہ تک ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔ اس سے اوپر ٹیکس وصول کیا جائے گا۔

برلن ۱۱ اکتوبر۔ آج ڈیوک اور ڈچس آف ونڈسر برلن پہنچے۔ ہر ہٹلر کی طرف سے افسروں کی ایک جماعت نے ان کا خیر مقدم کیا ڈیوک اور ڈچس ہٹلر کے محل کے بالمقابل ایک ہوٹل میں قیام کریں گے۔

امرتسر ۱۱ اکتوبر۔ گیہوں حاضر ۳ روپے ۳ آنے ۹ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے ۶ آنے کھانڈ دیسی ۷ روپے ۱۲ آنے سے ۹ روپے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۰ آنے اور چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے۔

گرڈھدیوال ۱۱ اکتوبر۔ پنجاب پولٹیکل کانفرنس کا اجلاس نصف شب تک جاری رہا۔ جس میں متعدد ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ ان کانگریسیوں کو جو حال میں پنجاب میں گرفتار کئے گئے ہیں مبارکباد دی گئی۔ علاوہ ازیں جاپانی مال کا مقاطعہ کرنے اور وائسرائے کے دربار کا بائیکاٹ کرنے کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

بیت المقدس (بذریعہ ڈاک) "الدفاع" لکھتا ہے کہ جنیوا میں مقیم عربوں کے ایک وفد نے ہز ہائی نس ہز سر آغا خان صدر لیگ اسمبلی سے ملاقات کی۔ اور فلسطین کی صورت حالات پر بحث کرتے ہوئے عربوں کے مطالبات پیش کئے۔ سر آغا خان نے ان کے مطالبات کو اچھی طرح سنا۔

پیرس ۱۱ اکتوبر۔ حکومت ہسپانیہ کے ایک بہت بڑے جہاز کو آگ لگی ہوئی تھی وہ باغی تباہ کن جہازوں نے اس پر حملہ کیا۔ جس کے بعد الجیریا کے نزدیک اسے کنارے سے لگایا گیا۔ حملہ کے نتیجہ میں ایک شخص ہلاک اور چھ زخمی ہوتے ہیں۔

پشاور ۱۲ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو ۱۴ اکتوبر کی صبح کو پشاور پہنچیں گے صوبہ سرحد میں ان کا قیام مختصر ہوگا خیال کیا جاتا ہے کہ سرحد کے دیگر اضلاع میں ان کے دورے کا کوئی امکان نہیں۔

لاہور ۱۱ اکتوبر۔ سر عبد القادر بمبئی میل کے ذریعہ یکشنبہ کو وارد لاہور ہوئے انہوں نے ایک اخباری نمائندہ سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ میں ہندوستان کی تاریخ کے اس اہم وقت میں ہندوستان آ کر بے حد مسرور ہوا ہوں جبکہ تمام صوبوں میں صوبجاتی آزادی کا تجربہ ہو رہا ہے اس [illegible]